

ٹیچریا ملازم کا ڈیوٹی ٹائم کم دینا اور سیلری مکمل لینا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-572

تاریخ اجراء: 24 ربیع الآخر 1446ھ / 28 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دینی مدارس میں پڑھانے والے اگر بلا وجہ چھٹی کریں، یا بلا وجہ طلبہ کو نہ پڑھائیں، تو کیا ان کے لیے مکمل تنخواہ لینا جائز ہوگا؟ اور یہ مال حلال ہوگا یا نہیں؟ اسی طرح غیر مسلموں کے بینکوں اور غیر مسلموں کے ہاسپٹل میں جو مسلمان اجیر خاص ہوتے ہیں، اگر یہ ڈیوٹی کے وقت میں اپنا ذاتی کام کریں، یا گھر آجائیں، تو کیا ان کا مکمل تنخواہ لینا جائز ہوگا اور یہ مال ان کے لیے حلال ہوگا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اجیر خاص کے ذمہ تسلیم نفس واجب ہوتا ہے یعنی جو وقت اس کے کام کے لیے مقرر کر دیا گیا ہو، اس وقت میں وہاں حاضر رہنا اور سونپا ہوا کام کرنا ضروری ہے، اجیر خاص جس دن کام کی چھٹی کرے، یا پورے وقت میں حاضر نہ رہے، یا حاضر ہو کر اپنا ذاتی کام کرے، یا ویسے ہی کام ہونے کے باوجود کام نہ کرے اور بیٹھا رہے، تو ان سب صورتوں میں جس دن چھٹی کی، یا کم وقت دیا تو اتنے وقت کی کٹوتی کروانا ہوگی، اس اجرت کا وہ مستحق نہیں ہوگا، لہذا دینی مدارس میں پڑھانے والے معلم جس دن مدرسے کی چھٹی کریں، یا مدرسہ حاضر ہو کر بلا وجہ طلبہ کو نہ پڑھائیں، تو ان کے لیے اس دن کی کٹوتی کروانا لازم ہے، مکمل تنخواہ لینا جائز نہیں اور وہ رقم بھی ان کے لیے حلال نہیں ہوگی، اگر لے لی ہو، تو ان پر لازم ہوگا کہ مدرسے کو واپس کریں۔ یہی حکم غیر مسلم کے بینکوں اور ہاسپٹل میں کام کرنے والے اجیر خاص کے لیے بھی ہے کہ ڈیوٹی کے دوران گھر آجانے، یا اپنا ذاتی کام کرنے کے سبب اتنے وقت کی اجرت کی کٹوتی کروانا ہوگی، مکمل تنخواہ لینا جائز نہیں ہوگا، اور وہ رقم ان کے لیے بھی حلال نہیں ہوگی، اگر لے لی ہو، تو اسے واپس کرنا ضروری ہوگا، کیونکہ مسلمان کے لیے کافر کا مال بھی بد عہدی سے حاصل کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، ہاں البتہ اگر پرائیویٹ

ادارے کا مسلمان یا کافر مالک، اپنے ملازم کی چھٹی یا تاخیر سے باخبر ہونے کے باوجود اپنی رضامندی سے اس کو پوری تنخواہ دیدے، تو اب اجیر کے لیے پوری تنخواہ کا لینا شرعاً جائز ہوگا۔

اجیر خاص کے تسلیم نفس سے اجرت کے مستحق ہونے سے متعلق مبسوط سرخسی میں ہے: ”أن استحقاق الأجر بتسليم نفسه لذلك العمل“ ترجمہ: (اجیر خاص کے لیے) اجرت کا استحقاق اس کام کے لیے اپنے نفس کو سپرد کرنے سے ہوتا ہے۔ (مبسوط سرخسی، جلد 15، صفحہ 161، دارالمعرفہ، بیروت)

اجیر خاص نے جتنا وقت نہیں دیا، یا وقت میں کام نہیں کیا، اس کی کٹوتی کروانا لازم ہوگی، جیسا کہ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”مدر سین و امثالہم اجیر خاص ہیں، اور اجیر خاص پر وقت مقررہ معہود میں تسلیم نفس لازم ہے، اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ ہو، مثلاً: مدر سین وقت معہود پر مہینہ بھر برابر حاضر رہا، اور طالب علم کوئی نہ تھا کہ سبق پڑھتا، مدرس کی تنخواہ واجب ہوگئی، ہاں اگر تسلیم نفس میں کمی کرے، مثلاً: بلا رخصت چلا گیا، یا رخصت سے زیادہ دن لگائے، یا مدرسہ کا وقت چھ گھنٹے تھا، اس نے پانچ گھنٹے دئے، یا حاضر تو آیا لیکن وقت مقرر خدمت مفوضہ (یعنی سونپے ہوئے کام) کے سوا اور کسی اپنے ذاتی کام اگرچہ نماز نفل یا دوسرے شخص کے کاموں میں صرف کیا کہ اس سے بھی تسلیم منتقض (متاثر) ہوگئی، یونہی اگر آتا اور خالی باتیں کرتا چلا جاتا ہے، طلبہ حاضر ہیں اور پڑھاتا نہیں کہ اگرچہ اجرت کام کی نہیں تسلیم نفس کی ہے، مگر یہ منع نفس ہے، نہ کہ تسلیم، بہر حال جس قدر تسلیم نفس میں کمی کی ہے، اتنی تنخواہ وضع ہوگی۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 506، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اجیر کے لیے کم وقت دے کر پوری تنخواہ لینا حلال نہیں، اگر لے لی ہو، تو مستاجر کو واپس کرنی ہوگی، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر مزدوری میں سستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے اور اس پر پوری مزدوری یعنی حرام، اتنے کام کے لائق جتنی اجرت ہے، لے، اس سے جو کچھ زیادہ ملا مستاجر کو واپس دے، وہ نہ رہا ہو اس کے وارثوں کو دے، ان کا بھی پتہ نہ چلے مسلمان محتاج پر تصدق کرے اپنے صرف میں لانا یا غیر صدقہ میں اسے صرف کرنا حرام ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 407، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسلمان کے لیے کافر کا مال بھی بد عہدی سے حاصل کرنا حلال نہیں، چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”غدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر ذمی ہو یا حربی مستامن ہو یا غیر مستامن اصلی ہو یا مرتد۔ ہدایہ و فتح القدر

وغير هما میں ہے: ”لان مالهم غير معصوم فباى طريق اخذه المسلم اخذ ما لا مباحا مالهم يكن غدرا“ (کیونکہ ان کا مال معصوم نہیں، اسے مسلمان جس طریقے سے بھی حاصل کر لے، وہ مال مباح ہوگا، مگر شرط یہ ہے کہ دھوکا نہ ہو۔) (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، صفحہ 139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: ”کافروں کی خوشی سے جس قدر ان کے اموال حاصل کرے، جائز ہے، اگرچہ ایسے طریقہ سے حاصل کیے کہ مسلمان کا مال اس طرح لینا جائز نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ وہ کسی بد عہدی کے ذریعہ حاصل نہ کیا گیا ہو کہ بد عہدی کفار کے ساتھ بھی حرام ہے۔“ (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 775، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ”حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول“ نامی رسالے میں لکھتے ہیں: ”گورنمنٹ کا ادارہ ہو یا پرائیویٹ ملازم اگر ڈیوٹی پر آنے کے معاملے میں عرف سے ہٹ کر قصداً تاخیر کرے گا یا جلدی چلا جائے گا یا چھٹیاں کرے گا، تو اس نے معاہدے کی قصداً خلاف ورزی کا گناہ تو کیا ہی کیا اور ان صورتوں میں پوری تنخواہ لے گا، تو مزید گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔ فرمانِ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن: ”جو جائز پابندیاں مشروط (یعنی طے کی گئی) تھیں ان کا خلاف حرام ہے اور بکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا بھی حرام ہے اور ناقص کام کر کے پوری تنخواہ لینا بھی حرام ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 521)۔۔۔ البتہ نجی (یعنی پرائیویٹ) ادارے کا مالک جانتے ہوئے رضامندی کے ساتھ پوری تنخواہ دیدے تو جائز ہے۔“ (حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، صفحہ 6، 8، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



Darul-ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Darul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net